عبد کریم کو اپنایا، نوازا اور مقام کریم پر اس کو جگہ دی تا مادی، سفلی اور نیچریانہ خیالات سے آزاد، خالی اور یک سُو ہو کر اپنی قیافہ شناس نظر اور دُور بین نگاہوں سے اس نورالٰہی، مظہر خدا اور حق نما وجود کے ظاہر و باطن اور حال وقال کا قریب ہو کر مشاہدہ کرے اور پھر شاہد ناطق بنے۔ وعلیٰ ہٰذا اپنوں کو بھی، اور بیگانوں کو بھی، مسافروں کو بھی اور مہمانوں کو بھی کبھی کبھی اپنی خدا نما صحبت میں رکھنا چاہتے۔ کبھی اپنی خلوت اہلی اور پرائیویٹ زندگی اور کبھی اپنی جلوت، مجلسی اور پبلک زندگی کے حالات کے دیکھنے کے مواقع مہیا فرماتے رہتے۔ اپنی معاشرت کے پہلوؤں پر غور کرنے اور اپنے مختلف اخلاق پر نظر عمیق ڈال کر حقیقتِ حال تک پہنچنے کے سامان بہم پہنچاتے تھے۔ کیونکہ آپ کا وجود حقیقتہً خودی و دوئی سے دُور

ایک آلۂ خدانمائی

تھا۔ اور خدا اپنے پورے جلال کے ساتھ حضورؑ کے نور پر سایہ فگن اور جلوہ کناں تھا ؎

آں خدائے کہ از خلق و جہاں بے خبر اند
بر من اُو جلوہ نمود است گر اہلی بپذیر

ہمارا یہ پہرہ بھی حقیقتاً اُسی خدا نمائیؑ کی کوششوں کی ایک کڑی تھی۔ جس کے ذریعہ بیسیوں نوجوانوں کو حضورؑ کے کمالات روحانی و اخلاقی اور حضور کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی روشنی میں تعلق باللہ اور زندہ اور گناہ سوز ایمان کے حصول کی سعادت نصیب ہوئی۔ ورنہ وہ

نورِ خدا جو ٹھیک وقت پر آسمان سے اُترا

اور خدا کی وہ آخری راہ جو خدا سے خلقِ خدا کو ملانے کے لئے پیدا کی گئی، اُس کا نہ صرف خود خدا حافظ تھا۔ بلکہ خدا نے اُس کے وجود کو

دنیا و مافیہا کی حفاظت کا موجب

اور ایک تعویذ بنا کر بھیجا تھا۔ اس کو ہم کمزور، نوجوان، ناتجربہ کار بچوں کی حفاظت اور پہرہ کی کیا ضرورت؟

حقیقت یہی ہے کہ حضور نے خدا نمائیؑ کی مختلف راہوں کو اختیار کیا اور کوئی طریق نہ چھوڑا کہ دنیا محروم رہے۔ اپنوں کو قریب اور قریب سے قریب تر کیا۔ بیگانوں کو بھی بلایا۔ اور پُرزور دعوتیں دیں۔ اور اپنی طرف سے حق نمائی کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ یہ سبھی کچھ کیا تا خلق خدا قریب سے قریب ہو کر خدائی نور اور قدرت وجلال، خدا کا تازہ کلام اور اس کے زندہ نشان دیکھے۔ اور زندہ ایمان حاصل کر سکے۔ جس کے بعد گناہ کی زندگی پر ابدی موت آتی اور انسان حیاتِ نو پا کر یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً کا مورد ہو کر اپنے خدا میں گم ہو جاتا اور مقامِ رضاء حاصل کر کے ابدی زندگی کا وارث بن جاتا ہے ؛

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی خُلَفَآءِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

از ما و جملہ جہان آمین باد

خاندانِ نبوت کی مسرّت افزا تقریبیں

گذشتہ ماہ مئی میں چونکہ الحکم کا پرچہ ۷رمئی کو شائع ہوا تھا اور اس کے بعد سیرت نمبر کی اشاعت کیوجہ سے الحکم شائع نہیں ہو سکا۔ اس عرصہ میں خاندان نبوت کی دو ایسی مسرت افزا تقریبیں ہوئیں جن کا ذکر کرنا الحکم کے لئے ازبس ضروری ہے۔

(اول) ۷رمئی ۳۹ء کو صاحبزادہ میرزا مظفر احمد صاحب آئی۔سی۔ایس اپنی دُلہن کو لینے کیلئے حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کے مکان بیت اُم طاہر میں تشریف لائے۔ برات میں بہت سے معزز افراد شامل تھے جن میں سے اکثر صحابہ مسیح موعود علیہ السلام تھے۔ اور بعض معزز ہندو اصحاب بھی شریک تھے جن میں سے لالہ ملاوامل صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریب شادی پر دہلی میں برات کے ساتھ شامل تھے اور اب پچاس سال کے بعد ان کو آپ کے ایک پوتے کی برات میں شامل ہونے کا بھی موقعہ ملا۔ برات میں کل ۶۵ اصحاب تھے۔ جن میں سے ۹ ہندو اصحاب تھے ــــــ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے برات کا خود استقبال فرمایا۔ اور صاحبزادہ صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ براتیوں کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بہت سے احباب کو دعا میں شامل ہونے کیلئے مدعو فرمایا تھا۔ برات کے آنے پر تمام اصحاب کی سوڈے لیمونیڈ برف پھلوں وغیرہ سے تواضع فرمائی۔

اس کے بعد حضور نے تمام مجمع سمیت لمبی دعا فرمائی۔ دعا کے وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضرت میرزا بشیر احمد صاحب کی آنکھوں میں رِقّت کے آنسو تھے ــــــ دعا کے بعد حضور نے ہندو اصحاب کے پاس جا کر ان سے مصافحہ فرمایا۔

۹۔ تاریخ کو دعوت ولیمہ ہوئی جسمیں کئی سو احباب قادیان سے شریک ہوئے۔ اور ڈیڑھ صد کے قریب ہندو اور سکھ صاحبان بھی شامل ہوئے جن کیلئے جداگانہ انتظام تھا۔ اور یہ سارا انتظام مقامی ہندو دوستوں کے ہاتھ میں تھا۔ ہندوؤں نے ہی ہندوؤں کے مذاق کا کھانا تیار کیا۔ اور ہندوؤں نے ہی کھانا کھلایا ــــــ اس موقعہ پر صاحبزادہ عبدالوہاب صاحب عمر نے بہت سی تقریریں لاؤڈ سپیکر پر پڑھنے کے لئے لکھوائی تھیں۔ جن میں سے اکثر رہ گئیں بعض ان میں سے الفضل میں شائع ہو گئی تھیں۔ ایک دو تقریریں الحکم میں شائع ہو جائینگی۔ یہ تقریب اسقدر پُر مسرت اور پُر لطف تھی کہ قادیان میں ایسی تقریبیں بہت کم دیکھنے کا موقعہ ملا ہے ؛

دوسری تقریب
صاحبزادہ میرزا ظفر احمد صاحب کا نکاح

۱۱رمئی بروز جمعرات دوسری مبارک تقریب عمل میں آئی۔ جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے میرزا ظفر احمد صاحب بی۔اے بار ایٹ لاء خلف الرشید حضرت میرزا شریف احمد صاحب کا نکاح صاحبزادی نصیرہ بیگم بنت جناب میرزا عزیز احمد صاحب ایم۔اے، پی۔سی۔ایس سے ایک ہزار روپیہ پر پڑھا ــــــ ان دونوں مبارک تقریبوں پر الحکم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ اور حضرت ام المومنین متعنا اللہ بطول حیاتہا۔ اور حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب اور صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب اور جناب میرزا عزیز احمد صاحب ایم۔اے۔ اور دیگر تمام ممبران خاندان نبوت کے حضور صدق دل سے مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک خاندان کو تمام آسمانی اور زمینی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ اور برکتوں سے بھرپور کرے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

خاکسار محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے خدام کے حلقے میں